سوال

(161) سر کا مسح تین بار کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سنت مطہرہ میں سر کا مسح تین بار کرنے کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ احادیث صحیحہ جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان ہوا ہے ان میں مسح ایک ہی بار ہے ۔ اسی لئے امام ابن قیم نے زادالمعاد (1/87) میں کہا ہے : ''صحیح یہی ہے کہ سر کا مسح مکرر نہیں ہے بلکہ جب اعضاء کو مکرر بار دھوتے تو مسح سر کا ایک ہی بار کرتے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صریحا اسی طرح آیا ہے اور اس کے خلاف آپ سے بالکل ثابت نہیں ، بلکہ اس کے علاوہ یا تو صحیح غیر صریح ہے جیسے صحابی کا قول : ''وضوء کیا تین بار'' اور جیسے اس کا کہنا : ''مسح کیا سر کا دوبار'' یا پھر صریح لیکن غیر صحیح ہے ۔

جیسے حدیث بیلمانی کی وہ اپنے والد سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جس نے وضوء کیا اور ہاتھ دھوئے تین بار پھر کہا اور سر کا مسح کیا تین بار'' تو یہ حجت نہیں کیونکہ ابن البیلمانی اور اسکا والد دونوں ضعیف ہیں اگرچہ والد اس سے نسبت اچھے حال والا ہے ۔ اور جیسے حدیث عثمان کی جسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے : ''انہوں (رضی اللہ عنہ) نے سر کا مسح تین بار کیا (231) اور ابوداؤد کہتے ہیں کہ عثمان کی تمام صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں کہ سر کا مسح ایک بار ہے اور اسی طرح کہا انکے علاوہ دوسروں نے ۔

میں کہتا ہوں : بلکہ عثمان کی حدیث تین سندوں سے آئی ہے 'دو سندیں ابوداؤد میں ہیں اور وہ حسن ہیں ۔ مراجعہ کریں : رقم الحدیث (107)

حمران سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عثمان بن صفوان کو وضوء کرتے دیکھا 'اور اسمیں ہے کہ انہوں نے سر کا مسح تین بار کیا ۔

حافظ نے فتح الباری میں کہا ہے کہ ابوداؤد نے دو سندوں سے روایت کیا ہے عثمان کی ایک حدیث میں تین بار سر کا مسح کرنے کو ابن خزیمہ وغیرہ نے صحیح کہا ہے اور ثقہ کی زیادت مقبول ہے ۔

اور تلخیص الجبیر (1/85) میں ذکر ہے کہ ابن الجوزی کشف المشکل میں تکرار کی تصحیح کی طرف مائل ہیں ۔

میں کہتا ہوں کہ یہی حق ہے کیونکہ ایک بار کی روایتیں اگرچہ بہت ہیں لیکن تین بار کی روایت کے معارض نہیں کیونکہ بات اسکے (تثلیث) سنت ہونے میں ہے اور یہ تو کبھی کبھا اور

بھی ترک کی جاتی ہے۔ الصنعانی نے سبل السلام (1/44) میں اسے اختیار کیا ہے جیسے تمام المنہ ص (91) میں ہے۔

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تابعین کی ایک جماعت سے تثلث مسح روایت کیا ہے جیسے ابراہیم التیمی 'سعید بن جبیر 'عطاء 'زاذان اور میسرہ (رحمہم اللہ) اور بطریق ابی العلاء قتادہ نے انس سے بھی وارد کیا ہے۔ جیسے کہ تلخیص میں ہے۔

امام دار قطنی نے اپنی سنن (1/89) میں کہا ہے: ہمیں حدیث سنائی محمد بن محمود الواسطی نے انہیں حدیث سنائی شعیب بن ایوب نے انہیں حدیث سنائی ابو یحیٰ الحمانی نے انہیں حدیث سنائی ابو حنیفہ نے انہیں حدیث سنائی حسن بن سعید المروزی نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے دادا کی تحریر میں ابو یوسف قاضی سے لکھا پایا وہ کہتے ہیں انہیں حدیث سنائی ابو حنیفہ نے خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے ' انہوں نے وضوء کیا اور ہاتھ دھوئے اور اسمیں ہے کہ سر کا مسح تین بار کیا۔ الحدیث۔

پھر دار قطنی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے ثلاثاً کہہ کر ثقات کی مخالفت کی۔ پھر ص (91) میں کہا کہ تثلیث کی دلیل 'پھر احادیث ذکر کی ہیں۔ مراجعہ کریں۔

اور ہدایہ (1/21) میں ہے: تثلیث مشروع ہے لیکن ایک ہی پانی سے 'بمطابق ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے 'اور امام بیہقی نے (1/62-64) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ سر کا مسح تین بار کیا کرتے تھے اور ہر بار نیا پانی لیتے تھے تو گزشتہ بیان سے ثابت ہوا کہ سنت صحیحہ مسح کا ایک بار کرنا ہے اور کبھی تین بار کرنا بھی جائز ہے کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص370

محدث فتویٰ